صوبائی کل جماعتی مشاورتی اجلاس۔سندھ

سندھ میں شعبہ تعلیم کو درپیش مسائل اور مواقع۔
سیاسی جماعتوں کا کردار اور ذمہ داریاں

I-SAPS Institute of Social and Policy Sciences
Informing Policies, Reforming Practices

الف اعلان Alif Ailaan

صوبائی کل جماعتی کانفرنس

سندھ میں شعبہ تعلیم کو درپیش مسائل اور مواقع۔ سیاسی جماعتوں کا کردار اور ذمہ داریاں

پسِ منظر:

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ شعبہء تعلیم میں وہ نتائج حاصل نہیں ہو پا رہے جو دور حاضر میں پائیدار ترقی کی منزل کے حصول کے لئے ضروری ہیں۔ گرچہ اس مسئلہ کی گوناگوں وجوہات ہیں، مگر ایک بنیادی وجہ علمی اور تحقیقی اداروں کا ریاستی اداروں، سیاسی جماعتوں اور رہنماوں سے گہرا ربطہ نہ ہونا ہے۔ شعبہء تعلیم کو درپیش مسائل اور سیاسی عمل میں آج تک ایک موئثر تعلق قائم نہیں ہو سکا۔ اس خلیج کے باعث پالیسی ساز عموماً ایسے فیصلے کرتے ہیں جو تکنیکی مسائل سے کما حقہء آگہی نہ ہونے کے باعث شعبہء تعلیم کے مسائل حل نہیں کر پاتے۔ پاکستان میں تعلیم کی فراہمی ہمیشہ سے ایک بڑا چیلنج رہی ہے۔ اگرچہ ماضی میں شعبہء تعلیم میں متعدد اصلاحات متعارف کروائی گئیں لیکن خاطر خواہ نتائج حاصل نہ ہوسکے۔ ان اصلاحات کے نتیجہ میں شعبہء تعلیم سے متعلق متعدد تکنیکی معاملات میں بہتری آئی لیکن معیاری تعلیم کی فراہمی کی منزل ابھی دور ہے۔ ان تلخ حقائق سے زیادہ قابل فکر یہ ہے کہ وفاقی اور صوبائی سطح پر شعبہ تعلیم کے لئے مختص کردہ وسائل کی تقسیم اور موئثر خرچ کرنے کا نظام نہایت کمزور ہے جس کے باعث سرکاری شعبہ میں تعلیم کے حوالے سے مسائل میں کمی واقع نہیں ہوئی۔

اٹھارویں آئینی ترمیم (آرٹیکل 25-A) کی رو سے 16-5 سال کی عمر کے بچوں کو تعلیم تک مفت اور لازمی رسائی بہم پہنچانا ریاست کی ذمہ داری قرار پائی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کی مطلوبہ نتائج حاصل کرنے میں بہت سی رکاوٹیں حائل ہیں۔ اگر شرح ترقی کی موجودہ رفتار کو دیکھا جائے تو اندازہ ہے کہ ملک میں تمام بچوں کو تعلیم کا حق بہم پہنچانے کے لئے نصف صدی درکار ہوگی۔ آپ باخوبی آگاہ ہیں کہ علمی اور تحقیقی اداروں کا سیاسی اور ریاستی اداروں سے تعلق ایک موئثر جمہوری عمل کا بنیادی جزو ہے۔ محققین اپنی تحقیق اور اخذ کردہ نتائج سے ان کو آگاہ کرتے ہیں تاکہ فیصلہ سازی کے عمل میں ان تکنیکی نکات اور سفارشات کو مدنظر رکھا جائے۔ پاکستان میں تحقیق اور سیاست میں ایسا ربط موجود نہیں اور اس کے نتائج ایسے فیصلوں کی صورت میں سامنے آتے ہیں جو مسائل کا حل کرنے کی بجائے انکو مزید گھمبیر بنا دیتے ہیں۔ انسٹیٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز (I-SAPS) ایک قومی تحقیقی ادارہ ہے جو مختلف سماجی، معاشی و قانونی موضوعات پر تحقیق کرتا ہے۔ گزشتہ چند سالوں سے انسٹیٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز (I-SAPS) پاکستان میں وفاقی اور صوبائی سطح پر شعبہ تعلیم کے لئے خرچ کی جانے والی رقوم، بجٹ سازی میں تعلیم سے متعلق ترجیحات، وسائل کے استعمال کی شرح، فیصلہ سازی کے عمل میں پائی جانے والی خامیوں اور ان امور سے جُڑے دیگر معاملات پر تحقیق و تجزیہ میں مصروف ہے۔ I-SAPS تعلیمی مسائل پر سیاسی وابستگیوں سے بالا ہو کر صرف تکنیکی بنیادوں پر علمی تحقیق کو آگے بڑھا رہا ہے، تاکہ ٹھوس شواہد کی بنیاد پر ان مسائل کا حل تلاش کیا جاسکے۔

تحقیق سے سامنے آنے والے شواہد یہ ظاہر کرتے ہیں کہ سندھ میں گزشتہ چند سالوں میں تعلیم کے میدان میں جہاں بہت سے کامیاب منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا گیا ہے وہاں کچھ اصلاحات کے بارے میں سوالات بھی اُٹھائے گئے۔ سندھ میں سکولوں کے بجٹ میں خاطر خواہ اضافہ اور اس کے موئثر استعمال میں بہتری کا رجحان قابل تعریف ہے، مگر کیا وسائل میں اضافہ اور انکے بہتر استعمال سے بچوں کے سیکھنے کے عمل اور معیارِ تعلیم میں بھی بہتری آئی ہے یا نہیں ایک قابلِ غور پہلو ہے۔ اس پس منظر میں اگر ہم سندھ کی تعلیمی صورتحال کا تجزیہ کریں تو کچھ حوصلہ افزا صورتحال سامنے نہیں آتی۔ 16-5 سال کی عمر کے 6,457,358 بچے متفرق وجوہات کی بنا پر سکول نہیں جا پاتے۔ سندھ میں معیار تعلیم کا جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ تعلیمی معیار کے اشارے انتہائی نیچے ہیں۔ سندھ میں سرکاری سکولوں میں یا تو بنیادی سہولتوں کا فقدان ہے اور جن سکولوں میں سہولتیں موجود ہیں انکی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے۔ جس کی ذمہ داری یقیناً بطور شہری ہم سب پر ہے۔ صوبہ سندھ میں تعلیم کے بجٹ کا جائزہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ حالیہ سالوں میں تعلیم کے لئے ہر سال بجٹ میں مختص کئے جانے والے وسائل میں خاطر خواہ اضافہ کیا گیا، جو سندھ حکومت کا ایک

خوش آئند قدم ہے۔مالی سال2014-15 میں تعلیم کی مد میں 149 بلین روپے رکھے گئے۔ مختص کردہ بجٹ کا90 فیصد جاریہ (غیر ترقیاتی) بجٹ کے لئے اور 10 فیصد ترقیاتی مقاصد کے لئے رکھا گیا۔ تعلیم کے ذیلی شعبہ جات کی سمت نظر دوڑائیں تو کُل تعلیمی بجٹ کا 39 فیصد پرائمری، 29 فیصد سکینڈری، اور 13 فیصد ہائرایجوکیشن کے لئے مختص کیا گیا۔ مختص کردہ وسائل کی افادیت کا اندازہ انکے موئثر استعمال سے ہوتا ہے۔2013-14 کے مالی سال میں مختص کردہ وسائل کا 77 فیصد استعمال کیا گیا۔ مگر یہ امر قابلِ غور ہے کہ ترقیاتی بجٹ کا فقط 33 فیصد استعمال ہوسکا۔اسی طرح سندھ کے بجٹ میں نان سیلری بجٹ کی مد میں بتدریج اضافہ قابلِ تعریف ہے مگر گزشتہ مالی سال میں اس مد میں مختص کردہ بجٹ کا نصف سے زائد استعمال نہ ہو سکا۔

اسی تناظر میں 18 ویں آئینی ترمیم اور خصوصاً آرٹیکل 25-A کی صورت میں سندھ کے لئے جہاں نہ صرف نئے مواقع سامنے آئے ہیں وہاں شعبہ تعلیم کو اب نئے چیلنجوں کا بھی سامنا ہے۔ آرٹیکل 25-A کے تحت سندھ میں مفت اور لازمی تعلیم کا قانون 2013 میں پاس کیا گیا، جو کہ ایک خوش آئند امر ہے۔ مگر ابھی تک اس قانون کے نفاذ کے لئے رولز آف بزنس تیار نہیں کئے جاسکے۔اس ضمن میں یہ امر اہم ہے کہ ان امور کے لئے درکار قانونی، معاشی اور انتظامی ضروریات پر سیر حاصل مکالمہ کیا جائے۔ تعلیمی شعبہ میں متعارف کروائی گئی اصلاحات کا تسلسل، سندھ میں تعلیمی شعبہ ءکو درپیش چیلنج اور اُن کے حل کے لئے مستقبل کا لائحہ عمل بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔

I-SAPS نے سندھ میں شعبہ ءتعلیم کو درپیش مسائل پر ایک تحقیقی اور مشاورتی سلسلہ کا آغاز کر رکھا ہے۔I-SAPS کو اس حقیقت کا ادراک ہے کہ تعلیم سے متعلق تحقیق وتجزیہ اسی صورت میں کارآمد ہوسکتی ہیں جب اس کے نتائج کا سیاسی عمل کے ساتھ واضح تال میل ہو۔اس ضمن میں عوامی نمائندوں اور سیاسی جماعتوں کا کردار کلیدی اہمیت کا حامل ہے، تاکہ وہ تحقیقی اداروں کے کام سے اخذ ہونے والے نتائج کو نظام کی بہتری کے لئے بروئے کار لاسکیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ تعلیمی شعبہ میں موئثر اصلاحات اسی صورت میں ممکن ہیں جب سیاسی قیادت جو تعلیمی مسائل کی ہیت اور اہمیت سے آگاہ ہے اس ضمن میں مسمم ارادہ کی حامل ہو۔اس لئے ان مسائل کو تجربہ کار اور معاملہ فہم سیاسی قیادت کے سامنے رکھنا لازم ہے تاکہ تعلیم ایک اہم سیاسی ایجنڈا کے طور پر سامنے آسکے اور تمام سیاسی جماعتیں کے تعاون سے تعلیمی شعبہ کو درپیش مسائل کے حل کا ایک متفقہ اور موئثر لائحہ عمل وضع کیا جاسکے۔ اس ضمن میںI-SAPS اور الف-اعلان کے زیرِ اہتمام صوبائی کُل جماعتی کانفرنس برائے تعلیم کا اہتمام کیا گیا ہے۔اس کُل جماعتی مشاورتی اجلاس میں سندھ میں بہتر تعلیمی مواقع اور نتائج کے لئے سیاسی جماعتوں کے کردار کے تناظر میں مکالمہ ہوگا تاکہ تمام سیاسی جماعتوں کا سندھ میں شعبہ ءتعلیم کی بہتری کے لئے موقف سامنے آسکے۔

مقاصد:

اس مشاورت کے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں:

1. سندھ میں شعبہ ءتعلیم سے متعلق بنیادی مسائل کا بلدیاتی انتخابات 2015 کے تناظر میں جائزہ
2. بجٹ 2015-16 کے تناظر میں سیاسی جماعتوں کی تعلیم کے شعبہ کے بارے میں پالیسی اور درپیش مسائل کے حل کی خاطر مجوزہ حکمتِ عملی پر مکالمہ
3. تمام سیاسی جماعتوں اور عوامی نمائندوں کو سندھ میں شعبہ ءتعلیم کو درپیش مسائل اور انکے موئثر حل کے لئے اپنا اور اپنی جماعت کا موقف پیش کرنے کے لئے فورم مہیا کرنا۔

شرکاء:

اس مشاورت کے شرکاء میں سیاسی جماعتوں کے اہم راہنماوں کے ساتھ ساتھ، عالمی اور قومی میڈیا کے نمائندے، معروف تجزیہ نگار وکالم نویس، ماہرینِ تعلیم اور سول سوسائٹی کے چیدہ چیدہ نمائندے شرکت کریں گے۔